

OPEN ACCESS**ABHATH**

(Research Journal of Islamic Studies)

Published by: Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.

ISSN (Print) : 2519-7932

ISSN (Online) : 2521-067X

July-September -2023

Vol: 8, Issue: 31

Email: abhaath@lgu.edu.pkOJS: <https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index>

امام ابن حبان کے علمی مبلغ میں عصری محققین اسلام کے لیے تحقیق کا رجحان

A Trend of Research for Contemporary Islamic Scholars in Imam Ibn Hiban's Scholarly Preaching

Muhammad Naveed

Ph.D. Graduate, Department of Islamic Studies, University of Gujrat,
Gujrat, Pakistan:

h.m.naveed91@gmail.com

Ayaz Akhter

Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University, Islamabad,
Pakistan:

ayaz502000@gmail.com

Abstract

Imām Ibn-e- Ḥibān is recognized as a muhaddith and knowledge expert in Islamic world. He is well known author of so many books. The scholars and educationalists mostly utilize his knowledge, treasure and get a good deed of experience and practice. There from Imām Yāqūt al-Ḥamawī confessing his supremacy of knowledge gave him a title as ocean of the knowledge. But alas he could not get the maximum favor of the scholars of that time and after whereas. As like as the leading personalities of the SEHAH E SITTAH. There is an unavoidable need to put a lot of struggle on his work and conduct according to his honor and stage, bestowed to him by the God almighty. Particularly it is needful to make lightened, his humble services in his special status in Hadith as well. We are briefly giving hereunder his educational circumstances and output of his work in this topic. Method of research adopted in this article is narrative and analytical. Imām Ibn-e- Ḥibān is very important personality in field of Hadith and its relevant sciences, and there is need in this era to highlight his precious work, so that the contemporary Islamic Scholars can follow his footsteps.

Keywords: Ibn E Ḥibān, contemporary scholar, knowledge expert, Islamic

امام ابن حبان عالم اسلام کی ایک عظیم علمی شخصیت اور محدث کبیر ہیں، آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، علماء و فضلاء اکثر آپ کے علمی سرمایہ سے استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ امام یاقوت حموی نے آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ”بحر العلوم“ (علوم میں سمندر) کا بلند ترین لقب دیا ہے۔⁽¹⁾ البتہ امام ابن حبان کو اہل علم کی وہ پذیرائی نہ مل سکی، جو آئمہ صحاح ستہ کے حصہ میں آئی، اس لیے عصر حاضر میں امام صاحب کی قدر و منزلت اور آپ کے احوال و آثار پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے، خصوصاً آپ کے علمی مقام اور علوم حدیث میں آپ کی تحقیقات و خدمات کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے، اور عصری محققین اسلام کو آپ کے علمی سرمایہ سے اخذ و استفادہ کی اشد ضرورت ہے۔ ہم اس ضمن میں اختصار کے ساتھ امام ابن حبان کا علمی مبلغ، اقوالِ علما کی روشنی میں بیان کر رہے ہیں۔

امام ابن حبان کا علمی مبلغ:

امام محمد بن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ”محمد“ اور کنیت ابو حاتم ہے۔ اسم منسوب آپ کے جد امجد ”تمیم بن مر“ کی وجہ سے تسمی ہے، جن کا سلسلہ نسب الیاس بن مضر پر جا کر نبی اکرم ﷺ سے مل جاتا ہے۔ امام ابن حبان کا دوسرا اسم منسوب ”بستی“ ان کے آبائی شہر ”بست“ کی وجہ سے ہے۔ یہ مشہور تاریخی علاقے خراساں کے صوبے سجستان کا ایک شہر ہے⁽²⁾ اور موجودہ دور میں یہ افغانستان کا حصہ ہے۔⁽³⁾ جبکہ امام ابن حبان کا تیسرا اسم منسوب ”سجستانی“ آپ کے علاقے ”سجستان“ کی نسبت سے ہے۔ آپ کا اسم مشہور ”ابن حبان“ ہے۔ امام ابن بلبان اور علامہ مرزوق بن ابراہیم کی تحقیق کے مطابق امام ابن حبان کا سلسلہ نسب ”محمد بن حبان بن احمد بن حبان ابن معاذ بن معبد (ایک باء کے ساتھ) بن سعید بن سہید، ایک قول کے مطابق بن معبد بن ہدیہ ابن مرہ بن سعد بن یزید بن مرہ بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناة بن تمیم بن مر بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن

¹ شہاب الدین یاقوت الحموی، معجم البلدان (بیروت: دار صادر، 1977ء)، ج 1، ص 415۔

Shihāb al-Dīn Yāqūt al-Ḥamawī, Mu'jam al-Buldān (Beirut: Dār Ṣādir, 1977), 1:415.

² عبید اللہ بن عبد اللہ ابن خرداذبہ، المسالک والممالک، بیروت: دار صادر افست لیدن، 1889ء، ص 243۔

Ubaidullah ibn 'Abdullah ibn Khurdādhbah, Al-Masālik wa al-Mamālik, Beirut: Dār Ṣādir Afst Leiden, 1889, p. 243.

³ ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی، مشاہیر علماء الامصار و اعلام فقہاء الاقطار، تحقیق۔ مرزوق علی ابراہیم (المصورہ: دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزیع، 1411ھ / 1991ء)، مقدمہ المحقق، ص 13۔

Abū Ḥātim Muḥammad ibn Ḥabān al-Tamīmī, Mashāhir 'Ulamā' al-Amṣār wa A'lām Fuqahā' al-Aqṭār, Edited by Marzūq 'Alī Ibrāhīm (Al-Manṣūrah: Dār al-Wafā' li-Ṭibā'ah wa al-Nashr wa al-Tawzī', 1411 H/1991), Muqaddimah al-Muḥqqiq, p. 13.

نزار بن معد بن عدنان ابو حاتم تمیمی بستی“ ہے۔⁽⁴⁾ امام ابن حبان 270 اور 280 صدی ہجری کے وسط میں پیدا ہوئے ہیں، اکثر مؤرخین کے نزدیک امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ 280 ہجری سے کچھ عرصہ قبل پیدا ہوئے تھے، تاہم بقول امام ذہبی کے 270 ہجری سے کچھ عرصہ بعد پیدا ہوئے۔⁽⁵⁾ امام ابن حبان کے ابتدائے علم کی بابت کچھ خاص لکھا نہیں گیا کہ آپ نے علم کی ابتداء کہاں اور کس سے کی؟ آپ کی علم کی طرف توجہ کیسے ہوئی؟ آیا آپ کے والد یا والدہ نے آپ کو حصول علم کی طرف توجہ دلائی یا عزیز واقارب میں سے کسی نے، یا علماء میں سے کسی نے آپ کی توجہ حصول علم کی طرف مبذول کرائی۔ لیکن غالب گمان یہی ہے کہ آپ اپنے علاقے ”بست“ کے علماء کی وجہ سے حصول علم کی طرف متوجہ ہوئے، کیونکہ آپ سے پہلے بھی وہاں کے کئی علماء نے علم کے میدان میں نام کمایا، جیسا کہ امام حموی نے ”بست“ کی بابت ذکر کیا:

”وقد خرج منها جماعة من أعيان الفضلاء، منهم: الخطابي أبو سليمان أحمد بن محمد البستي صاحب معالم السنن وغريب الحديث وغير ذلك... وإسحاق بن إبراهيم بن إسماعيل أبو محمد القاضي البستي.“⁽⁶⁾

”بست“ سے فضلاء کی ایک جماعت ہے جن میں الخطابي ابو سليمان احمد بن محمد البستي صاحب معالم السنن وغريب الحديث وغيرہ۔۔۔ اور اسحاق بن ابراہیم بن اسماعیل ابو محمد القاضي البستي ہیں۔
امام ذہبی اور امام ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں:
”طلب العلم على رأس سنة ثلاث مائة“⁽⁷⁾

⁴ ايضاً: أمير علاء الدين علي ابن بلبان، الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان (بيروت: مؤسسة الرسالة، ط 1، 1408 هـ، 1988 ع)، المقدمة، ج 1 ص 97 (حبان کے لفظ میں ”ح“ کے نیچے زیر اور باء ایک ہے، بحوالہ مذکورہ)۔

Ibid; Amīr Alaa Al-Din Ali Ibn Bālbān, Al-Ihsān fī Taqrīb Ṣaḥīḥ Ibn e Ḥibān (Beirut: Mu'assasat al-Risālah, 1st edition, 1408 H / 1988 CE), Al-Muqaddimah, 1:97

⁵ شمس الدين محمد بن احمد ذہبی، سير اعلام النبلاء (مؤسسة الرسالة، ط 3، 1405 هـ، 1985 ع)، ج 16، ص 93۔

Shams al-Din Muhammad ibn Ahmad Dhahabī, Sīr A'lam al-Nubalā' (Beirut: Mu'assasat al-Risālah, 3rd edition, 1405 H / 1985 CE), 16:93.

⁶ ياقوت الحموي، معجم البلدان، ج 1، ص 415۔

Yāqūt al-Ḥamawī, Mu'jam al-Buldān, 1:415.

⁷ شمس الدين محمد بن احمد ذہبی، ميزان الاعتدال في نقد الرجال (بيروت، دار المعرفة للطباعة والنشر، ط 1، 1382 هـ، 1963 ع)، ج 3، ص 506؛ احمد بن علي ابن حجر العسقلانی، لسان الميزان (بيروت: مؤسسة الأعلمی للطبوعات، ط 2، 1390 هـ،

1971 ع)، ج 5، ص 112۔

” (امام ابن حبان نے) تیسری صدی ہجری کے اختتام پر علم طلب کرنے کا آغاز کیا۔“

اس وقت آپ کی عمر 20 برس سے زائد تھی۔ علم کی راہ پر قدم رکھنے کے بعد امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ علماء کی عادت پر گامزن ہوئے، پس آپ نے حصول علم کے لیے قرب و بعد کے اسفار کیے، اور اسناد عالیہ اور مختلف علوم کی طلب میں کبار علماء کے علاقوں کا قصد کیا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ (امام ابن حبان) کے حصول علم میں اسفار کی بابت فرماتے ہیں کہ شیخ اکبر (امام ابن حبان) ابو خلیفہ فضل بن حباب جعفی سے ملے، اور بصرہ میں ان سے اور زکریا ساجی سے (احادیث) سماعت کیں۔ مصر میں ابو عبد الرحمن النسائی، اسحاق بن یونس منجینی اور چند اور (علماء) سے سماعت کیا۔ موصل میں ابو یعلیٰ احمد بن علی، نسا میں حسن بن سفیان، جرجان میں عمران بن موسیٰ بن مجاشع السختیانی، بغداد میں احمد بن حسن بن عبد الجبار صوفی اور ان کے طبقے سے سماعت کیا۔ دمشق میں جعفر بن احمد، محمد بن خریم اور کئی (علماء) سے، نیشاپور میں ابن خزیمہ، سراج اور ماسرجسی سے، عسقلان میں محمد بن حسن بن قتیبہ سے، اور بیت المقدس میں عبد اللہ بن محمد بن مسلم سے سماعت کیا۔ طبریہ میں سعید بن ہاشم، ہرات میں محمد بن عبد الرحمن سامی اور حسین بن ادریس سے، تستر میں احمد بن یحییٰ بن زہیر، ننج میں عمر بن سعید، ابلہ میں ابو یعلیٰ بن زہیر، حران میں ابو عروبہ، مکہ میں مفضل جندی، انطاکیہ میں احمد بن عبید اللہ دارمی جبکہ بخارا میں عمر بن محمد بن بھیر سے (احادیث) سماعت کیں۔⁽⁸⁾ امام ابن حبان کی ذات میں طلب علم کی جستجو، شوق، لگن، اور دلچسپی بڑی حد تک پائی گئی، یہی وجہ ہے کہ اپنے زمانہ کے کثیر علماء و مشائخ سے آپ نے اکتساب علم کیا، اور اسی سلسلہ میں دور دراز کے کٹھن اسفار کیے، تاہم یہ اسفار آپ کے طلب علم کی جستجو میں کسی کمی کا باعث نہ بنے، بلکہ دلچسپی، شوق اور لگن میں مزید اضافہ کا باعث قرار پائے، اور انہی وجوہ کی بنا پر آپ امام زمانہ قرار پائے۔ ابو حامد احمد بن محمد بن سعید النیسابوری کہتے ہیں کہ ہم، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کے ساتھ کسی راستے میں تھے اور ہمارے ساتھ ابو حاتم البستی (امام ابن حبان) تھے اور یہ (بار بار امام ابن خزیمہ) سے سوال کر کے تنگ کرتے، تو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے (امام ابن حبان) کو کہا: اے بارو! مجھ سے الگ ہو جا اور مجھے تکلیف نہ دے یا اس جیسا کوئی کلمہ کہا (یعنی بار بار سوال کر کے مجھے تنگ نہ کرو)، تو ابو حاتم (امام ابن حبان)

Shams al-Din Muhammad ibn Ahmad Dhahabī, Mizān al-I'tidāl fī Naqd al-Rijāl (Beirut: Dār al-Ma'rifah li'l-Ṭibā'ah wa al-Nashr, 1st edition, 1382 H / 1963 CE), 3:506; Ahmad ibn 'Alī Ibn Ḥajar al-'Asqalānī, Lisān al-Mizān (Beirut: Mu'assasat al-Alamī li'l-Maṭbū'āt, 2nd edition, 1390 H / 1971 CE), 5:112.

⁸ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 16، ص 93۔

Dhahabī, Sīr A'lām al-Nubalā', 16:93.

نے ان کی یہ بات لکھ لی۔ آپ سے (بطور تعجب) پوچھا گیا، کیا آپ نے یہ بھی لکھ لیا؟ آپ نے جواب دیا ہر بات جو وہ کہتے ہیں، میں لکھ لیتا ہوں۔^(۹) امام حاکم بیان کرتے ہیں کہ امام ابن حبان نے مختلف علماء و مشائخ و آئمہ احادیث سے روایات نقل کرنے کے بعد تصانیف کا آغاز کیا اور حدیث میں ایسی تصنیف پیش کی جس کی مثال پہلے نہیں تھی۔ خراساں کے شہر سمرقند وغیرہ میں قاضی بھی رہے۔ پھر یہ 334 ہجری میں نیشاپور تشریف لے آئے، بعد ازاں نساء اور دیگر علاقوں کے قاضی کے فرائض سرانجام دینے کے لیے نیشاپور سے چلے گئے، اور 337 ہجری میں واپس آگئے اور یہیں قیام اختیار کیا۔ یہاں ایک خانقاہ بنائی، جس سے ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے ان سے احادیث کا سماع کیا۔^(۱۰) اسی جذبے اور لگن سے آپ نے مختلف علوم و فنون پر عبور حاصل کیا، حتیٰ کہ آپ وقت کے امام، حافظ الحدیث، نیک عالم، علامۃ البحر (اپنے وقت کے) امام، جتہ، حدیث، فقہ، لغت، اور وعظ وغیرہ علوم میں ماہر، طب، نجوم اور کلام کے علوم کو محفوظ کرنے والے بن گئے، اور نہ صرف ان کثیر علوم و فنون کو اپنے سینے میں دفن کیے رکھا، بلکہ عوام الناس تک اس کو پھیلانے میں سرگرم عمل رہے۔

امام ابن حبان کی کتب اور رسائل:

امام ابن حبان رحمہ اللہ کثیر کتب کے مصنف و مؤلف ہیں، اور مختلف علوم و فنون پر آپ رحمہ اللہ کی قلم نے حرکت کی، جو کہ آپ کے علم، فراست اور دانشمندی کی واضح علامت ہیں۔ مختلف علماء نے امام ابن حبان کی تقریباً 70 کتب کے بارے میں نشانہ ہی کی ہے،^(۱۱) مسعود بن ناصر نے کہا ہے کہ (امام ابن حبان کی) یہ تالیفات

^۹ یا قوت الحموی، معجم البلدان، ج 1، ص 419۔

Yāqūt al-Hamawī, Mu'jam al-Buldān, 1:419.

^{۱۰} شمس الدین محمد بن احمد زہبی، تذکرۃ الحفاظ، (بیروت: لبنان، دار الکتب العلمیہ، ط 1، 1419ھ 1998ء)، ج 3، ص 90؛ ابن بلبان، الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، المقدمة، ج 1، ص 98۔

Shams al-Din Muhammad ibn Ahmad Dhahabī, Tadhkirat al-Huffāz (Beirut, Lebanon: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1st edition, 1419 H / 1998 CE), 3:90; Ibn Bālbān, Al-Ihsān fī Taqrīb Ṣaḥīḥ Ibn e Ḥibān, Al-Muqaddimah, 1:98.

^{۱۱}۔ کتاب کے نام سے پہلے نمبر لگا گیا ہے، تاکہ شمار کرنے میں آسانی رہے:

”1۔ تاریخ الثقات 2۔ علل أوهام المؤرخین (ایک جلد) 3۔ علل مناقب الزهري (20 اجزاء) 4۔ علل حدیث مالک 10 اجزاء) 5۔ علل ما أسند أبو حنیفة (10 اجزاء) 6۔ ما خالف فیہ سفیان شعبۃ (13 اجزاء) 7۔ ما خالف فیہ شعبۃ سفیان (2 اجزاء) 8۔ ما انفرد بہ أهل المدينة من السنن (ایک جلد) 9۔ ما انفرد بہ المکیون (چھوٹی جلد) 10۔ ما انفرد بہ أهل العراق (ایک جلد) 11۔ ما

انفرد بہ أهل خراسان (چھوٹی جلد) 12۔ ما انفرد بہ ابن عربیة عن قتادة، أو شعبة عن قتادة (چھوٹی جلد) 13۔ غرائب الاخبار (ایک جلد) 14۔ غرائب الكوفيين (10 اجزاء) 15۔ غرائب أهل البصرة (8 اجزاء) 16۔ الكنى (چھوٹی جلد) 17۔ الفصل والوصل (ایک جلد) 18۔ الفصل بين حديث أشعث بن عبد الملك، وأشعث بن سوار (2 اجزاء) 19۔ (کتاب) موقوف ما رفع (10 اجزاء) 20۔ مناقب مالک 21۔ مناقب الشافعي 22۔ (کتاب) المعجم على المدن (10 اجزاء) 23۔ الأبواب المتفرقة (3 جلدیں) 24۔ أنواع العلوم وأوصافها (3 جلدیں) 25۔ الهداية إلى علم السنن (ایک جلد) 26۔ قبول الاخبار“ (ذہبی، سير اعلام النبلاء، ج 16، ص 95)

Dhahabī, Sīr A‘lām al-Nubalā’, 16:95.

”27۔ کتاب الصحابة (5 اجزاء) 28۔ کتاب التابعين (12 اجزاء) 29۔ کتاب اتباع التابعين (15 اجزاء) 30۔ کتاب تبع الاتباع (17 اجزاء) 31۔ کتاب تباع التبغ (20 اجزاء) 32۔ کتاب الفصل بين النقلة (10 اجزاء) 33۔ کتاب ما عند شعبة عن قتادة وليس عند سعيد عن قتادة (2 اجزاء) 34۔ کتاب غرائب الأخبار (20 اجزاء) 35۔ کتاب ما أغرب الكوفيون عن البصريين (10 اجزاء) 36۔ کتاب ما أغرب البصريون عن الكوفيين (18 اجزاء) 37۔ کتاب أسامی من يعرف بالكنی (13 اجزاء) 38۔ کتاب کنی من يعرف بالاسامی (13 اجزاء) 39۔ کتاب التمييز بين حديث النضر الحداني والنضر الحزاز (12 اجزاء) 40۔ کتاب الفصل بين حديث أشعث بن مالك وأشعث بن سوار (12 اجزاء) 41۔ کتاب الفصل بين حديث منصور بن المعتمر ومنصور ابن راذان (13 اجزاء) 42۔ کتاب الفصل بين مكحول الشامی ومكحول الأزدي (1 جز) 43۔ کتاب موقوف ما رفع (10 اجزاء) 44۔ کتاب آداب الرجاة (12 اجزاء) 45۔ کتاب ما أسند جنادة عن عبادة (1 جز) 46۔ کتاب الفصل بين حديث نور بن يزيد ونور بن زيد (1 جز) 47۔ کتاب ما جعل عبد الله بن عمر بن عبد الله بن عمر (2 جز) 48۔ کتاب ما جعل شيبان سفیان أو سفیان شيبان (3 اجزاء) 49۔ کتاب المقلين من الحجازيين (10 اجزاء) 50۔ کتاب المقلين من العراقيين (20 اجزاء) 51۔ کتاب الجمع بين الأخبار المتضادة (2 جز) 52۔ کتاب وصف المعدل والمعدل (2 جز) 53۔ کتاب الفصل بين حدثنا وأخبرنا (1 جز) 54۔ کتاب الجرح والتعديل 55۔ کتاب شعب الإيمان 56۔ کتاب صفة الصلاة“ (المحموى: مجم البلدان، ج 1، ص 417-418)

Al-Ḥamawī, Mu‘jam al-Buldān, 1:417-418.

”57۔ کتاب محبة المبتدئين 58۔ کتاب العالم والتعلم 59۔ کتاب حفظ اللسان 60۔ کتاب مراعاة العشرة 61۔ کتاب الوداع والفرار 62۔ کتاب الشهادة بالله 63۔ کتاب التوكل 64۔ کتاب مراعاة الاخوان 65۔ کتاب الفضل بين الغنى والفقر 66۔ کتاب السخاء والنبذ“ (ابو حاتم محمد بن حبان التميمي، روضة العقلاء ونزهة الفضلاء (بيروت: دار الكتب العلمية، س، ن) مذکورہ کتب کے صفحات نمبر بالترتيب یہ ہیں: 33، 41، 50، 92، 114، 132، 157، 182، 224، 229)

Abū Ḥātim Muḥammad ibn Ḥabān al-Tamīmī, Rawḍat al-‘Uqalā’ wa-Nuzhat al-Fuḍalā’ (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmīyah, n.d.).

”67۔ کتاب الاجتماع والاختلاف“ (ابو حاتم محمد بن حبان التميمي، الثقات (حيدر آباد الدکن الہند: دائرة المعارف الثمانية، ط 1، 1393ھ، 1973ء)، ج 8، ص 158)

بہت کم دستیاب ہیں، کیونکہ وہ اپنی کتب کو (کسی مخصوص گھر (لابیری و غیرہ) میں وقف کر دیتے تھے۔ زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بادشاہ کے معاملات کی کمزوری (یعنی توجہ نادینا) اور مفسدین کا غالب آجانا ان کتب کے ضیاع کا سبب بنا۔¹² امام ابن حبان کی یادگار مطبوعہ و مشہورہ کتب کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

1- المسند الصّحیح (صحیح ابن حبان کے نام سے مشہور ہے)

2- الثقات (یہ ثقہ راویوں کے بارے میں ہے)

3- معرفۃ البحر و حین (یہ صرف ضعیف اور متروک راویوں کے بارے میں ہے)

4- مشاہیر علماء الامصار (یہ تقریباً 1600 اہل علم کے حالات پر مشتمل ہے)

5- روضۃ العقلاء و نزہۃ الفضلاء (اخلاقیات کے بارے میں ہے)

چونکہ امام ابن حبان نے بڑی دل لگی سے مختلف علوم و فنون پر عبور حاصل کیا تھا، مزید برآں آپ وقت کے امام، حافظ الحدیث، نیک عالم، علامۃ البحر، حجتہ، حدیث، فقہ، لغت، اور وعظ و غیرہ علوم میں ماہر، طب، نجوم اور کلام کے علوم کو محفوظ کرنے والے بن گئے، لہذا آپ کی شان و رتبہ کے یہی لائق تھا کہ آپ ان علوم کو کتب میں محفوظ فرماتے، تاکہ علماء سے لے کر عوام الناس تک سب اس سمندر سے سیراب ہوتے، یہی وجہ ہے کہ آپ اس زمانہ میں کثیر کتب کے مصنف ٹھہرے، لیکن بد قسمتی سے عصر حاضر میں امام ابن حبان کی مذکورہ بالا کتب میں سے چند ایک ہی دستیاب ہیں، امام ابن حبان کی عظیم المرتبت کتب کثیرہ پہلے تو موجود تھیں، لیکن ان کے مابعد نے ان کتب کی حفاظت نہ کی، امام خطیب اس ذخیرے کے ضیاع پر بطور حسرت فرماتے ہیں کہ ان جیسی عظیم المرتبت کتب کے نسخوں کا کثیر تعداد میں ہونا لازم تھا، تاکہ اہل علم ان میں غوطہ زن ہوتے، ان کو محفوظ کرنے کی غرض سے لکھتے اور مجلد بناتے،

Abū Hātim Muḥammad ibn Ḥabān al-Tamīmī, Al-Thiqāt (Hyderabad Deccan, India: Dā'irat al-Ma'ārif al-'Uthmānīyah, 1st edition, 1393 H / 1973 CE), 8:158.

”68- کتاب شرائط الاخبار“ (ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی، البحر و حین من الحدیث و الضعفاء و المتروکین (حلب: دار الوعی، ط 1،

1396ھ)، ج 2، ص 209)

Abū Hātim Muḥammad ibn Ḥabān al-Tamīmī, Al-Majrūhīn min al-Muḥaddithīn wa al-Ḍa'afā' wa al-Maqtū'īn (Ḥalab: Dār al-Wa'ī, 1st edition, 1396 H), 2:209.

”69- کتاب الخلفاء“ (ابن حبان، الثقات، ج 2، ص 337)۔

Ibn e Ḥibān, Al-Thiqāt, 2:337.

¹²- ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 16، ص 95۔

Dhahabī, Sīr A'lām al-Nubalā', 16:95.

بقول امام خطیب کے وہاں کے باسیوں کے علم کے محل، فضیلت اور ان کے علم میں زہد اور رغبت کے کم ہونے کی وجہ اور علم کی بصیرت نہ ہونا، ان عظیم المرتب کتب کے ضیاع کا سبب بنا۔⁽¹³⁾ باوجودیکہ آپ کی کثیر کتب ضائع ہو گئیں، تاہم آپ کی بعض کتب کو اہل علم کے ہاں ایک اہم مقام حاصل ہے، جن میں سے سب سے زیادہ ”المسند الصحیح علی التقاسیم والانواع من غیر وجود قطع فی سندھا ولا ثبوت جرح فی ناقلہا“⁽¹⁴⁾ بنام صحیح ابن حبان معروف و مقبول ہے۔

امام ابن حبان پر اعتراضات کا تنقیدی جائزہ:

بعض علماء نے غلط فہمی، جبکہ بعض نے بغض و حسد کی بناء پر امام ابن حبان پر اعتراضات کیے ہیں، اس کی بابت امام ذہبی لکھتے ہیں کہ ابو اسمعیل عبد اللہ بن محمد انصاری کتاب "ذم الکلام" کے مؤلف کہتے ہیں: میں نے عبد الصمد بن محمد بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا: ابو حاتم بن حبان کے قول "نبوت علم اور عمل ہے" کا انکار کرو، بعض لوگوں نے ان پر زندگی اور لادینیت کا حکم لگایا ہے اور اس معاملے میں اس وقت کے خلیفہ کو خط بھی لکھا گیا اور خلیفہ نے ابن حبان کو قتل کرنے کا حکم نامہ جاری کیا۔ بقول امام ذہبی یہ حکایت غریب ہے، کیونکہ ابن حبان کبار آئمہ میں سے ہیں۔ انکے بارے میں غلطی سے مبرا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا، لیکن جس کلمہ کا اطلاق امام ابن حبان نے کیا ہے، اس کا اطلاق کبھی مسلمان بھی کرتا ہے اور لادین فلسفی بھی، ہاں مسلمان کا اس کلمہ کا اطلاق کرنا مناسب نہیں ہے، لیکن جب عذر ہو تو جائز ہے۔ بہر حال لادین فلسفی جو اس کلمہ سے مراد لیتا ہے وہ مسلمان کی مراد نہیں ہوتی، مندرجہ بالا قول سے امام ابن حبان نے مبتداء کا خبر میں حصر نہیں کیا اور اس کی مثال آپ ﷺ کا فرمان: "حج عرفہ ہے" ہے، حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ محض وقوف عرفہ کے ساتھ حج کرنے والا حاجی نہیں

¹³ الحموی، معجم البلدان، ج 1، ص 418۔

Al-Hamawī, Mu'jam al-Buldān, 1:418.

¹⁴ شمس الدین محمد بن احمد القرطبی، الجامع لاحکام القرآن (القاهرہ: دار الکتب المصریہ، 2، ط 1384ھ، 1964ء)، ج 3، ص 74؛ محب الدین محمد بن عمر ابن رشید الفہری، السنن الابین والمورد الامعن فی الحاکمہ بین الامامین فی السنن المعنعن، (المدینۃ المنورہ: مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ط 1417ھ)، ص 154۔

Shams al-Din Muhammad ibn Ahmad al-Qurtubī, Al-Jāmi' li-Aḥkām al-Qur'ān (Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣrīyah, 2nd edition, 1384 H / 1964 CE), 3:74; Muhib al-Din Muhammad ibn 'Umar Ibn Rushd al-Fahri, Al-Sunan al-Abīn wa al-Mawrid al-Am'in fī al-Muḥākamah bayn al-Imāmāyīn fī al-Sanad al-Ma'nā'an (Al-Madīnah al-Munawwarah: Maktabat al-Ghurabā' al-Athariyyah, 1st edition, 1417 H), p. 154.

کہلاتا۔ بلکہ اس پر کئی اور فرائض و واجبات ادا کرنے لازم ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کے اس فرمان سے حج کا اہم امور بتانا مقصود تھا۔ اسی طرح امام ابن حبان نے نبوت کے اہم امور بتائے۔ کیونکہ علم اور عمل میں کمال، نبی کی صفات کے کمال کی دلیل ہوتی ہے۔ لہذا ان دونوں کے بغیر کوئی ایک بھی نبی نہیں ہو سکتا۔ اور ہر وہ شخص جس میں علم و عمل پایا جائے ضروری نہیں کہ وہ نبی ہو کیونکہ نبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے، انسان خود اس کو حاصل نہیں کر سکتا، بلکہ اس سے تو علم لدنی اور عمل صالح پیدا ہوتے ہیں۔ تاہم فلاسفہ جو کہتے ہیں کہ نبوت علم و عمل سے حاصل کی جاسکتی ہے، یہ حقیقتاً کھلا کفر ہے۔ امام ابن حبان نے ایسا بالکل مراد نہیں لیا، جو انہوں نے مراد لیا وہ اس سے ماوراء ہے۔ اگرچہ انکی تقاسیم (صحیح ابن حبان) میں کئی اقوال، تاویلات بعیدہ، احادیث منکرہ اور کچھ عجائبات ہیں، لیکن انہوں نے اعتراف کیا کہ وہ اپنی "صحیح" میں کسی کشف پر قادر نہیں، ہاں جو ان کے پاس محفوظ تھیں، وہ ذکر کر دیں۔ اسکی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص کے پاس مصحف ہو اور وہ اس سے کوئی آیت اسی وقت تلاش کرنے پر قادر ہوگا، جب اسکے پاس محفوظ ہوگی۔⁽¹⁵⁾ حاصل کلام یہ ہے کہ امام ابن حبان نے جو کہا ہے "نبوت علم اور عمل ہے" اس کے دو مفہوم ہیں ایک یہ کہ نبوت اکتسابی شے ہے، جس کو علم و عمل سے حاصل کیا جاسکتا ہے، یہ فلاسفہ اور زنادقہ کا قول ہے، امام ابن حبان کی طرف یہ معنی منسوب کرنا بہت بعید ہے۔ جبکہ اسکا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے، انسان خود حاصل نہیں کر سکتا، اللہ تعالیٰ جسے چاہے اسے نواز دے اور نبی کی خوبی یہ ہے کہ وہ علم و عمل میں کامل ہوتا ہے، یہ اہل السنۃ کا قول ہے اور یہی امام ابن حبان کی مراد ہے۔ لیکن آپ کے بعض مخالفین علما نے بغض و حسد کی بنا پر آپ کی طرف غلط معنی منسوب کر دیا اور لوگوں کو آپ سے دور کرنے کی کوشش کی، تاہم ان کی یہ کوشش ایک بڑی حد تک رایگاں گئی۔ امام ابن حجر العسقلانی نے بھی امام ابن حبان پر لگائے گئے ایک اعتراض کا مناقشہ کیا ہے، لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابو اسماعیل انصاری کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ ابن عمار سے ابو حاتم بن حبان کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا: میں نے ان (ابن حبان) کو دیکھا ہوا ہے اور ہم نے ان کو سحستان سے نکال دیا تھا۔ ان (امام ابن حبان) کے پاس علم تو بہت تھا، لیکن دین کے معاملے میں کمزور تھے، وہ ہمارے پاس آئے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ کی حد کا انہوں نے انکار کیا جس کی وجہ سے ہم نے ان کو نکال دیا۔ بقول امام ابن حجر عسقلانی امام ابن حبان کا اللہ تعالیٰ کی حد کا انکار کرنا اور یحییٰ ابن عمار لوگوں کا حد کو ثابت کرنا، فضول کلام کی ایک قسم ہے۔ اور طرفین سے

¹⁵ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 16، ص 95-97

سکوت زیادہ بہتر ہے، کیونکہ حد کی نفی اور حد کے اثبات کی کوئی واضح نص نہیں آئی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی شے نہیں۔ پس جس نے حد کو ثابت کیا، اس کے خصم نے اس کو کہا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی حد اپنے خیال سے ہی بنا دی ہے؟ حالانکہ حد کو ثابت کرنے کی کوئی نص تمہارے پاس نہیں ہے۔ مزید برآں محدود مخلوق ہوتی ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ تو اس سے پاک و منزہ ہے۔ اس کے جواب میں اس کے مد مقابل نے کہا: تو نے اپنے رب کو معدوم کے برابر کر دیا ہے؟ کیونکہ معدوم ہی کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ بہر حال جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو منزہ مانا اور ایسے کلام سے سکوت اختیار کیا، وہ سلامتی والا ہے اور اسی نے سلف صالحین کی پیروی کی۔⁽¹⁶⁾ اس اعتراض و جواب میں یہی معلوم ہو رہا ہے کہ امام ابن حبان کا یہ کلام اور مخالفین کا اعتراض دونوں فاسد ہیں، تاہم اس کا نتیجہ و فیصلہ کرتے ہوئے، امام ابن حجر عسقلانی خود فرماتے ہیں: ”والحق أن الحق مع بن حبان فيها“⁽¹⁷⁾

”اور سچی بات تو یہ ہے کہ اس میں بھی حق (امام) ابن حبان کے ساتھ ہے۔“

لہذا اس اعتراض میں بھی امام ابن حبان کو محض بغض و حسد کی بناء پر نشانہ بنایا گیا ہے، اگرچہ اس کلام سے سکوت ہی میں فلاح و نجات ہے، تاہم اکثر علماء علم کلام کی اس بحث میں امام ابن حبان کا ساتھ دیتے ہیں، پس اس میں امام ابن حبان کو قصور وار ٹھہرانا، ان کے ساتھ نا انصافی کے مترادف ہے، جبکہ یہ بات طے ہے کہ اس نظریہ کے مد مقابل کے پاس تسلی بخش دلائل نہیں ہیں، جبکہ دوسری طرف امام ابن حبان کے اس نظریہ پر علم کلام کی کتب میں دلائل مذکور ہیں۔ اس تمام کلام سے امام ابن حبان کے ساتھ نا انصافی بیان کرنا مقصود ہے، مقالہ نگار ان دونوں موقف سے بری ہے، امام ابن حجر عسقلانی کے پہلے قول جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کلام سے سکوت میں نجات ہے، ہی مقالہ نگار کا موقف ہے۔ امام ذہبی سیر اعلام النبلاء میں لکھتے ہیں:

”وَقَالَ أَبُو عَمْرٍو بْنُ الصَّلَاحِ فِي (طَبَقَاتِ الشَّافِعِيَّةِ): غَلَطَ ابْنُ حِبَّانَ الْغَلَطَ الْفَاحِشَ فِي تَصْرِفَاتِهِ. قَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي أَثْنَاءِ كِتَابِ (الْأَنْوَاعِ): لَعَلْنَا قَدْ كَتَبْنَا عَنْ أَكْثَرِ مَنْ أَلْفَى شَيْخٍ. قُلْتُ: كَذًا فَلَئِنْ هَمَّمْتُ، هَذَا مَعَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْفِقْهِ، وَالْعَرَبِيَّةِ، وَالْفَضَائِلِ الْبَاهِرَةِ، وَكَثْرَةِ التَّصَانِيفِ.“⁽¹⁸⁾

¹⁶العسقلانی، لسان المیزان، ج 5، ص 113۔

Al-‘Asqalānī, Lisān al-Mizān, 5:113.

¹⁷ایضاً، ص 114۔

Ibid, p. 114.

¹⁸ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 16، ص 94۔

Dhahabī, Sīr A‘lām al-Nubalā’, 16:94.

”ابو عمرو بن صلاح نے طبقات شافعیہ میں کہا: ابن حبان نے اپنے تصرفات میں فحش غلطی کی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب الانواع⁽¹⁹⁾ میں کہا: شاید کہ ہم نے تعداد کے لحاظ سے دو ہزار مشائخ سے زیادہ سے (روایات) لے کر لکھا ہے۔ میں (امام ذہبی) کہتا ہوں کہ ارادے اسی طرح (بلند) ہونے چاہئیں، جبکہ ان کے پاس فقہ، (لغت) عربیہ، عظیم فضائل اور تصانیف بہت ہیں۔“

یعنی عین ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے بلند حوصلے (جو کہ امام ابن حبان میں ایک بڑی حد تک پایا جاتا ہے) کی وجہ سے اتنے مشائخ سے روایات لکھی ہوں، وہ کتب کثیرہ کے مصنف ہیں، لغت، فقہ، علم کلام، علوم حدیث اور مختلف علوم و فنون کے ماہر کے متعلق اس طرح کی بات کرنا کسی کو زیب نہیں دیتا، علماء اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ امام ابن حبان نے کثیر علماء و مشائخ سے اکتساب علم کیا ہے، مزید برآں یہ بھی ممکن ہے کہ ابو عمرو بن صلاح کا یہ اعتراض ایک غلط فہمی کی بناء پر ہو، شاید انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ امام ابن حبان اپنے اس قول میں اپنی مایہ ناز کتاب ”المسند الصحیح“ کی بات کر رہے ہیں، جبکہ امام ابن حبان نے خود ”المسند الصحیح“ کے مقدمہ اس بات کی صراحت کر دی تھی کہ وہ اپنی اس کتاب میں صرف (۱۵۰) مشائخ سے روایات نقل کریں گے، لہذا اس توجیہ پر ابو عمرو بن صلاح اس نظر یہ میں غلط فہمی کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔

امام ابن حبان آئمہ اسلام کی نظر میں:

امام ابن حبان رحمہ اللہ اپنے زمانے کے اکابر محدثین میں سے ایک تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خلق کثیر نے آپ سے استفادہ کیا۔ آپ کے چند مشہور تلامذہ میں ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری، ابو علی منصور بن عبد اللہ بن خالد ہروی، امام ابو الحسن علی دارقطنی، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن سلم، ابو بکر محمد بن احمد بن عبد اللہ نو قانی، ابو معاذ عبد الرحمن بن محمد بن علی بن رزق سجستانی، امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق عبدی المعروف ابن مندہ⁽²⁰⁾

¹⁹۔ کتاب الانواع سے مراد صحیح ابن حبان ہے، یہ اس کا مختصر نام ہے۔ صحیح ابن حبان کا مکمل نام امام قرطبی اور ابن رشید الفہری نے ”المسند الصحیح علی التقاسیم والانواع من غیر وجود قطع فی سندھا ولا ثبوت جرح فی ناقلیہا“ بیان کیا ہے۔ (القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ج 3، ص 74؛ ابن رشید، السنن الایین والمورد الامع فی الحاکمہ بین الامامین فی السنن المعنعن، 154)

Al-Qurtubī, Al-Jāmi' li-Aḥkām al-Qur'ān, 3:74; Ibn Rashīd, Al-Sunan al-Abīn wa al-Mawrid al-Am'īn fī al-Muḥākamah bayn al-Imāmayn fī al-Sanad al-Mun'an, p. 154.

²⁰۔ علامہ ابن مندہ کتاب ”معرفۃ الصحابہ“، ”کنیٰ“ اور ”توحید“ وغیرہ کے مصنف ہیں۔

اور ابو الحسن محمد بن احمد بن محمد زوزنی (21) شامل ہیں۔ (22) امام حموی امام ابن حبان کے مذکورہ تلامذہ ذکر کرنے کے بعد بیان کرتے ہیں کہ (امام ابن حبان کے تلامذہ میں) ایسی کثیر جماعت (داخل ہے) جس کا شمار نہیں ہو سکتا۔ (23) امام ابن حبان رحمہ اللہ اپنے زمانے کے امام اور محدث کبیر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کثیر علماء آپ سے استفادہ کرنے میں کسی سستی کا شکار نہ ہوئے۔ امام ابن حبان کے کثیر تلامذہ اور بالخصوص آپ کے مشہور زمانہ تلامذہ سے یہ بات بڑی حد تک واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابن حبان اپنے وقت کے ان آئمہ میں سے تھے، جن کی طرف طلب علم کی جستجو کرنے والوں کو جھوم رہتا تھا، اور بعد ازاں یہی طلباء اپنے وقت کے امام اور محدث کبیر ہوئے۔ بقول امام حموی اور امام ابن بلبان علم حدیث کی تحصیل اور تعلیم کے حوالے سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد ابو حاتم البستی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے شب جمعۃ المبارک، ۲۲ شوال المکرم، ۳۵۴ ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہا، اور جمعہ کی نماز کے بعد اس مقام پر آپ کو سپرد خاک کیا گیا، جس کو آپ نے بست شہر میں اپنے گھر کے قریب بنوایا تھا۔ اور ابو عبد اللہ الغنجا الحافظ نے تاریخ بخارا میں ذکر کیا کہ امام ابن حبان "بجستان" میں فوت ہوئے، لیکن آپ کی قبر "بست" میں معروف ہے، جس کی ابھی بھی زیارت کی جاتی ہے۔ (24) ایک قول یہ ہے کہ ان کا انتقال "بست" میں ان کے اس گھر میں ہوا، جہاں آج ان کے شاگردوں کا مدرسہ ہے، اور وہ مسافروں کا مسکن ہے، جہاں وہ علم حدیث اور علم فقہ سیکھنے کے لیے قیام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے وظائف مقرر ہیں، جس سے وہ خرچ حاصل کرتے ہیں، مزید برآں وہاں کتابوں کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ (25) امام ذہبی آپ کی مدت حیات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وقت وصال امام ابن حبان کی عمر ۸۰ برس (کے لگ بھگ) تھی۔ (26) تاہم یہ امام ذہبی کا ایک اندازہ ہے، کیونکہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ علماء کو امام ابن

21۔ انہوں نے امام ابن حبان کی "صحیح" روایت کی ہے۔

22۔ ابن بلبان، الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، المتقدمہ، ج 1، ص 98-99۔

Ibn Bālbān, Al-Ihsān fī Taqrīb Ṣaḥīḥ Ibn e Ḥibān, Al-Muqaddimah, 1: 98-99.

23۔ الحموی، معجم البلدان، ج 1، ص 417۔

Al-Ḥamawī, Mu'jam al-Buldān, 1:417.

24۔ ایضاً، ص 419۔

Ibid, p. 419.

25۔ ابن بلبان، الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، المتقدمہ، ج 1، ص 99۔

Ibn Bālbān, Al-Ihsān fī Taqrīb Ṣaḥīḥ Ibn e Ḥibān, Al-Muqaddimah, 1:99.

26۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 16، ص 102۔

حبان کی سن ولادت میں کامل تحقیق نہیں ہے۔ چونکہ امام ابن حبان اپنے وقت کے امام، شیخ اور مختلف علوم و فنون میں ماہر تھے، اس لیے کثیر تعداد میں علماء نے آپ رحمہ اللہ کی تعریفات بیان کی ہیں، جن میں امام حاکم، امام ذہبی، امام ابن حجر عسقلانی، امام یاقوت حموی، امام قفطی، امام ابن کثیر اور دیگر بڑے نام شامل ہیں، جن میں سے چند ایک کو بیان کیا جا رہا ہے۔ امام ابو عبد اللہ الحاکم اور امام قفطی، اور امام اسنوی امام ابن حبان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”کان من أوعية العلم في اللغة والفقه والحديث والوعظ من عقلاء الرجال“⁽²⁷⁾

”(امام ابن حبان) انتہائی سمجھدار اور لغت، فقہ، حدیث اور وعظ میں بھرپور مہارت والے اور عقلمند انسانوں میں سے ایک تھے۔“ یاقوت الحموی معجم البلدان میں رقمطراز ہیں:

کان مکتوا من الحدیث والرحلة والشیوخ، عالما بالمتون والأسانید، أخرج من علوم الحدیث ما عجز عنه غیره، ومن تأمل تصانیفه تأمل منصف، علم أن الرجل کان بحرا فی العلوم“⁽²⁸⁾

”وہ (امام ابن حبان) حدیث، طلب حدیث اور شیوخ کے اعتبار سے بہت بڑی تعداد پر فائز تھے، متون اور اسانید کے عالم تھے۔ آپ نے علوم حدیث سے وہ علوم نکالے، جس سے دوسرے لوگ عاجز تھے۔ اپنی تصانیف میں منصفانہ غور و فکر کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ (گویا) آپ علوم میں ایک سمندر (کی حیثیت رکھتے) تھے۔“

امام ابن حجر العسقلانی اور امام ذہبی فرماتے ہیں: ”کان من أئمة زمانه“

”وہ (امام ابن حبان) اپنے زمانے کے آئمہ میں سے تھے۔“ مزید لکھتے ہیں:

”وکان عارفا بالطب والنجوم والكلام والفقه رأسا فی معرفة الحدیث“⁽²⁹⁾

Dhahabī, Sīr A‘lām al-Nubalā’, 16:102.

²⁷ علی بن الحسن ابن عساکر، تاریخ دمشق (دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، 1415ھ، 1995ء)، ج 52، ص 251؛ جمال الدین علی بن یوسف ابن قفطی، انباہ الرواة علی انباہ النماة (بیروت: المکتبة العنصریة، 1424ھ) ج 3، ص 122؛ ابن حبان، مشاہیر علماء الامصار و اعلام فقہاء الاقطار، ج 1، ص 16۔

Alī ibn al-Ḥasan Ibn ‘Asākir, Tārīkh Dimashq (Dār al-Fikr li’l-Ṭibā‘ah wa al-Nashr wa al-Tawzī‘, 1415 H / 1995 CE), 52:251; Jamāl al-Dīn ‘Alī ibn Yūsuf Ibn Qiftī, Anbāh al-Ruwāh ‘alā Anbāh al-Nuḥāh (Beirut: Al-Maktabah al-‘Anṣārīyah, 1424 H), 3:122; Ibn e Ḥibān, Mashāhīr ‘Ulamā’ al-Amṣār wa A‘lām Fuqahā’ al-Aqṭār, 1:16.

²⁸ الحموی، معجم البلدان، ج 1، ص 415۔

Al-Ḥamawī, Mu‘jam al-Buldān, 1:415.

²⁹ العسقلانی، لسان المیزان، ج 5، ص 112؛ ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج 3، ص 506۔

Al-‘Asqalānī, Lisān al-Mīzān, 5:112; Dhahabī, Mizān al-I‘tidāl, 3:506.

”اور وہ (امام ابن حبان) طب، نجوم، کلام اور فقہ کے ماہر، جبکہ حدیث کی معرفت میں اصل و اساس کی حیثیت رکھتے تھے۔“ امام ابن کثیر رقمطراز ہیں:

”محمد بن حبان بن أَحْمَدَ بْنِ حَبَّانَ بْنِ مُعَاذِ بْنِ مَعْبُدِ أَبُو حَاتِمِ الْبَسْتِي صَاحِبِ الْأَنْوَاعِ وَالتَّقَاسِيمِ، وَأَحَدِ الْحُقَاطِ الْكِبَارِ الْمُصَنِّفِينَ الْمُجْتَمِعِينَ“⁽³⁰⁾

”محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد ابو حاتم البستی صاحب "الأنواع والتقسيم" کبار مصنفین، مجتہدین اور حفاظ میں سے ایک تھے۔“

امام جلال الدین سیوطی، امام صلاح صفدی، امام ابن تغری بردی، امام عبد اللہ بن محمد استر اباذی اور امام سبکی بیان کرتے ہیں: ”كَانَ مِنْ فُقَهَاءِ الدِّينِ وَحِفَاطِ الْأَثَارِ عَالِمًا بِالطَّبِّ وَالنَّجُومِ وَفَنُونَ الْعِلْمِ“⁽³¹⁾

” (ابن حبان) فقہاء دین اور آثار کے حفاظ میں سے ایک تھے، جبکہ طب، نجوم اور مختلف علوم و فنون کا علم رکھنے والے تھے۔“ امام ابن بلبان لکھتے ہیں:

³⁰ اسماعیل بن عمر ابن کثیر القرشی، البدایہ والنہایہ، (دار الفکر، 1407ھ / 1986ء)، ج 11، ص 259۔

Ismā'īl ibn 'Umar Ibn Kathīr al-Qurashī, Al-Bidāyah wa al-Nihāyah (Dār al-Fikr, 1407 H / 1986 CE), 11:259.

³¹ جمال الدین یوسف الظاہری، النجوم الزاہرہ فی ملوک مصر والقاهرہ (مصر: وزارة الثقافة والارشاد القومي، دار الکتب، س، ن)، ج 3، ص 342؛ تاج الدین عبد الوہاب بن تقی الدین سبکی، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ (بجر للطباعة والنشر والتوزیع، ط 2، 1413ھ)، ج 3، ص 131؛ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، طبقات الحفاظ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ط 1، 1403ھ)، ص 175؛ صلاح الدین خلیل بن ایبک صفدی، الوافی بالوفیات (بیروت: دار احیاء التراث، 1420ھ، 2000ء)، ج 2، ص 236؛ ابن حبان، مشاہیر علماء الامصار واعلام فقہاء الاقطار، ج 1، ص 15۔

Jamāl al-Dīn Yūsuf al-Zāhirī, Al-Nujūm al-Zāhirah fī Mulūk Miṣr wa al-Qāhirah (Egypt: Ministry of Culture and National Guidance, Dār al-Kutub), 3:342; Tāj al-Dīn 'Abd al-Wahhāb ibn Taqī al-Dīn Subkī, Ṭabaqāt al-Shāfi'iyah al-Kubrā (Hijr li'l-Ṭibā'ah wa al-Nashr wa al-Tawzī', 2nd edition, 1413 H), 3:131; Jalāl al-Dīn 'Abd al-Rahmān ibn Abī Bakr al-Suyūfī, Ṭabaqāt al-Ḥuffāz (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmīyah, 1st edition, 1403 H), p. 175; Ṣalāh al-Dīn Khalīl ibn Ayybak Ṣafadī, Al-Wāfi bi al-Wafayāt (Beirut: Dār Aḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 1420 H / 2000 CE), 2:236; Ibn e Ḥibān, Mashāhir 'Ulamā' al-Amṣār wa A'lām Fuqahā' al-Aqtār, 1:15

”هو الإمام العالم الفاضل المتقن المحقق الحافظ العلامة محمد بن حبان بن أحمد --- القاضي أحد الأئمة الرحالين والمصنفين --- ذكره الأمير في حبان بكسر الحاء المهملة ولي القضاء بسمرقند وكان من الحفاظ الأثبات.“⁽³²⁾

”وہ امام، عالم، فاضل، متقن، محقق، حافظ، علامہ محمد بن حبان بن احمد ہیں۔۔۔ یہ قاضی تھے اور (علم حدیث کی طلب میں) سفر کرنے والے اور (علم حدیث کے موضوع پر) تصنیف کرنے والے آئمہ میں سے ایک ہیں۔۔۔ امیر نے امام حبان (حاء کے کسرہ کے ساتھ) کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: یہ (امام ابن حبان) سمرقند کے قاضی بنے اور حافظ الحدیث اور ثبت تھے۔“ ابو سعد عبد الرحمن بن احمد الادرسی بیان کرتے ہیں:

”أبو حاتم البستي كان من فقهاء الناس وحفاظ الآثار المشهورين في الامصار والاقطار عالما بالطب والنجوم وفنون العلوم الف المسند الصحيح والتاريخ والضعفاء والكتب المشهورة في كل فن وفقه الناس بسمرقند ثم تحول الى بست“⁽³³⁾

”ابو حاتم بستی فقیہ لوگوں میں سے تھے، شہروں میں آثار کے مشہور حفاظ میں سے ایک، طب، نجوم اور مختلف علوم و فنون کے عالم تھے۔ آپ نے المسند الصحیح، التاریخ والضعفاء اور ہر فن میں کئی کتب مشہورہ لکھیں اور سمرقند میں لوگوں کو (علم دین) سمجھایا، پھر اپنے علاقے بست کی طرف واپس آگئے۔“ امام خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

”وكان ابن حبان ثقة نبیلاً فاضلاً“⁽³⁴⁾ (امام) ابن حبان ثقہ، نبیل اور ایک فاضل انسان تھے

امام ابن عماد الحنبلی بیان کرتے ہیں:

”العالم الحبر والعلامة البحر كان حافظاً اماماً حجة احد اوعية العلم في الحديث والفقہ واللغة والوعظ وغير ذلك حتى الطب والنجوم والكلام“⁽³⁵⁾

³² ابن بلبان، الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، المقدمة، ج 1 ص 99-97-

Ibn Bālbān, Al-Ihsān fī Taqrīb Ṣaḥīḥ Ibn e Ḥibān, Al-Muqaddimah, 1:97-99.

³³ ابن حبان، مشاہیر علماء الامصار وعلوم فقہاء الاقطار، ج 1، ص 15-

Ibn e Ḥibān, Mashāhir ‘Ulamā’ al-Amṣār wa A’lām Fuqahā’ al-Aqtār, 1:15.

³⁴ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 16، ص 94؛ ابن حبان، مشاہیر علماء الامصار وعلوم فقہاء الاقطار، ج 1، ص 17-

Dhahabī, Sīr A’lām al-Nubalā’, 16:94; Ibn e Ḥibān, Mashāhir ‘Ulamā’ al-Amṣār wa A’lām Fuqahā’ al-Aqtār, 1:17.

³⁵ ابن حبان، مشاہیر علماء الامصار وعلوم فقہاء الاقطار، ج 1، ص 16-

Ibn e Ḥibān, Mashāhir ‘Ulamā’ al-Amṣār wa A’lām Fuqahā’ al-Aqtār, 1:16.

” (امام ابن حبان) نیک عالم، علامۃ البحر (اپنے وقت کے) امام، جہ، حدیث، فقہ، لغت، اور وعظ وغیرہ حتیٰ کہ طب، نجوم اور کلام کے علوم کو محفوظ کرنے والے تھے۔“

امام ابن اثیر فرماتے ہیں: ”امام عصرہ لہ تصانیف لم یسبق إليها“⁽³⁶⁾

” (امام ابن حبان) اپنے زمانے کے امام تھے، جن کی ایسی تصانیف تھیں کہ ان سے پہلے ایسی تصانیف کوئی پیش نہ کر سکا۔“ امام ذہبی لکھتے ہیں:

”وَكَاثِبَتِ الرَّحْلَةُ إِلَيْهِ لِسَمَاعِ كَتْبِهِ“⁽³⁷⁾ ”آپ کی کتب کے سماع کے لیے آپ کی طرف سفر کیا جاتا تھا۔“

امام حموی رقمطراز ہیں: ”الحاکم أبو حاتم کبیر فی العلوم وکان یحسد لفضله وتقدمه“⁽³⁸⁾

”حاکم ابو حاتم (امام ابن حبان) علوم میں بڑے ماہر تھے اور آپ کی فضیلت اور (علوم میں) مقدم ہونے کی وجہ سے آپ سے حسد کیا جاتا تھا۔“

امام ابن حبان کے مقام و مرتبہ اور علوم میں مہارت کا اندازہ خود ان کے قول سے بھی لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ امام ابن حبان اپنی صحیح میں خود اپنے بارے لکھتے ہیں: ”ولعلنا قد کتبنا عن أكثر من ألفی شیخ من إسبجباب إلى الإسكندرية“⁽³⁹⁾ ”ولم نرو في کتابنا هذا إلا عن مائة وخمسين شیخاً أقل أو أكثر“⁽⁴⁰⁾

³⁶ ایضاً

Ibid

³⁷ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 16، ص 94۔

Dhahabī, Sīr A'lām al-Nubalā', 16:94.

³⁸ الحموی، معجم البلدان، ج 1، ص 419۔

Al-Ḥamawī, Mu'jam al-Buldān, 1:419.

³⁹ اسمیجات کو امام حموی نے اسفنجباب بھی لکھا ہے: ”أَسْفِنْجَابٌ: بِالْفَتْحِ ثَمَّ السُّكُونِ، وَكَسْرِ الْفَاءِ، وَبَاءِ سَاكِنَةٍ، وَجِيمٍ، وَأَلْفٍ، وَبَاءِ مَوْحَدَةٍ: اسْمُ بَلَدَةٍ كَبِيرَةٍ مِنْ أَعْيَانِ بِلَادِ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ فِي حُدُودِ تَرْكِسْتَانَ" یہ ترکستان کی حدود میں ماوراء النہر کے شہروں میں سے ایک بڑا شہر ہے۔ (یاقوت الحموی، معجم البلدان، ج 1، ص 179)

Yāqūt al-Ḥamawī, Mu'jam al-Buldān, 1:179.

امام حموی نے اسکندریہ کے 13 مقام لکھے اور کہا: ”جميع ما ذكرنا من المدن ليس فيها ما يعرف الآن بهذا الاسم إلا الإسكندرية العظمى التي بمصر“ اب اسکندریہ صرف اس علاقے پر بولا جاتا ہے، جو مصر میں ہے۔ (یاقوت الحموی، معجم البلدان، ج 1، ص 182)

Yāqūt al-Ḥamawī, Mu'jam al-Buldān, 1:182.

⁴⁰ ابن بلبان، الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، المقدمہ، ج 1، ص 152۔

Ibn Bālbān, Al-Ihsān fī Taqrīb Ṣaḥīḥ Ibn e Ḥibān, Al-Muqaddimah, 1:152.

”شاید کہ ہم نے اسمیجباب سے لے کر اسکندریہ تک، دوہزار شیوخ سے زیادہ تعداد سے (احادیث سن کر) لکھی ہوں، تاہم، ہم نے اس کتاب میں کم و بیش (۱۵۰) شیوخ سے روایت کیا ہے۔“

خلاصہ کلام

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم اور شاندار علمی سرمایہ کی حامل شخصیت ہیں، گذشتہ کثیر علماء و محققین اسلام نے آپ اور آپ کی کتب سے اخذ و استفادہ کیا ہے، قدیم محققین کی بہتات آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہوئی ہے، کثیر علوم و فنون میں دلچسپی، شوق، لگن کے ساتھ ساتھ مہارت، کتب کثیرہ اور معزز علماء و مشائخ کی تعریفات سے عیاں ہوتا ہے کہ امام ابن حبان عالم اسلام میں اپنے دور کے ایک شاندار مثال تھے، جن کو ان کے بعد کے ہر دور کے علماء و محققین اسلام نے سراہا ہے۔ اس سے اسلامی علمی حلقوں میں امام ابن حبان کے ذخیرہ علم سے اخذ و استفادہ کرنے کی ضرورت و اہمیت عیاں ہوتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امام ابن حبان کے عظیم علمی سرمایہ کی طرف عصری اسلامی محققین بھی التفات کریں، تاکہ ان میں تحقیق کا رجحان پیدا ہو۔ نئے نئے مسائل کے تدارک و ازالہ اور اس ضمن میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ اور اسلامی تعلیمات سے حتی الامکان اخذ و استفادہ کا جذبہ و حوصلہ پیدا ہو۔ نیز صحیح معنوں میں اسلامی علوم و فنون سے نئی نسل کو آگاہی ہو، جن سے وہ اپنے سیاسی، معاشرتی، سماجی اور علمی و عملی امور سنوار سکیں۔



This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License